بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین الذی ہدانا لاتباع سید المرسلین و ایدنا
بالہدایۃ الی دعائم الدین ولیسر لنا اقتفاء اثار السلف الصالحین وطہر
قلوبنا من التعصب والاحداث فی الدین ونحمدہ ونستعینہ فی کل
احیان ونتوکل علیہ ونعتصم بہ فی کل زمان ونستغفرہ من الخطاء
والفحشاء والعصیان ونعوذ باللہ من الشرور والغرور والغیان من
یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ہادی لہ ونشہد ان لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ صلی
اللہ علیہ وعلی سائر النبیین والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ الطیبین
الطاہرین وعلی ائمۃ المجتہدین الراشدین وتابعیہم وتبع التابعین

صلوٰۃ دائمہ الی یوم الدین **اما بعد** حمد اور صلوٰۃ کی اضعف

عباد اللہ الکریم محمد ابراہیم ولد عبد الحکیم عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن المسلمین

متوطن بنگالہ علاقہ سرسہ ضلع بیٹھیانہ کا بھائی مسلمانون کی خدمت مین

التماس کرتا ہی کہ یہہ رسالہ مختصر مسمی بحق البیان فی ازالۃ البہتان تقلید ائمہ

اربعہ دین کی بیان مین مشتمل ہی ایک مقدمہ اور دو باب اور ایک خاتمہ پر واللہ

الموفق والمعین **مقدمہ در سبب تالیف** سبب تالیف اس رسالہ کا یہہ ہے کہ ۱۲۸۲ ہجری

مقدسہ مین بعض بعض لوگ بسبب جہل و غرور بی علمی اور بی شعوری کی لامذہب

ہو کر در پی تشنیع تقلید مشہور و تعین تقیید بر نور ائمہ اربعہ کی ہوئی اور مقلدان ائمہ

کو بدعتی اور طاغی اور زندیق کہنی لگی جیسا کہ کہا ہی انہون نے بیان مولف رسالہ تقریر

الحق نی صفحہ پانچوین مین ابیات یہی ثابت ہے اون سب سے یہ برہان کہ ہی

تقلید مذہب بدع و طغیان ہن گزشتہ زراہ اہل سنت ہو بتاتی ہین جو واجب اخذ

ایت نہین اتنا سمجھتی ہین یہہ زندیق ہو کہ ہی تعمیل حق واجب بہ تحقیق بہ عیاذاً

باللہ من ذلک مقلدان کو کیا بلکہ کنایۃ ائمۃ المسلمین کو بھی ہا اون سے بڑھ کر کہنی لگی کیونکہ

کنایۃ ابلغ من الصریح کما لا یخفی علی الماہرین اور کنایۃً برا کہنا

اسکا اس طرح سمجھا جاتا ہی کہ یہہ تو اظہر من الشمس ہے کہ جسکا پیشوا گمراہ ہو وہ تابع

بہی گمراہ ہی اور جسکا پیشوا راہ راست پر ہو وہ تابع ہی راہ راست پہ قطعہ
پیشوا گمرہ ہی جسکا ایجوان وہ طریق راستی پر ہی کہان + ہی رہ صادق
پہ جسکا پیشوا + وہ طریق راست پر ہی بیگمان + اور گوش ہوش ہی سنا چاہی کہ
کہ ابو شکور سالمی حرفی کتاب تمہید مین کہ وہ علم عقاید سی ہی کس طرح لکھا ہی

من قال مومنا یا کافر فہو یصیر کافرا لما روی عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم من کان مومنا یا کافر فہو اولی بہ یعنی جو شخص کہتا ہی مومن کو ای کافر
پس وہی کافر ہوتا ہی اس واسطی کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص
کہتا ہی مومن کو ای کافر پس وہ ہی بہتری ساتہہ کافر ہونی کی اور ہزارہا کتب معتبرہ
مین مذکور ہی کہ سوائی منکر مجمع علیہ کی کافر کہنا چاہی بہلا اس سی ہی بڑہکر مسلمین کو
زندیق کہنا کہ جسکی حق مین علماء فقہا اور متکلمین لکہتی ہین من کان زندیقا

فبعد الاخذ لا تقبل توبتہ بل یقتل بالاتفاق وقبل الاخذ
قیل تقبل وقیل لا یعنی جو شخص ہوا زندیق پس پیچہی پکڑنی کی نہ قبول کیجاوے
توبہ اوسکی بلکہ قتل کیا جاوی باتفاق علمای اہل سنت وجماعت کی اور قبل پکڑنی کے
کہا گیا ہی قبول کیجاوی توبہ اور کہا گیا ہی نا قبول کیجاوی پس جب ایسا حال
دیکہا اس فقیر مسکین نی تو بخضور الیش کریم ومخدوم مظہر علیخان صاحب حنفی المذہب کے دلمین

ایا کہ ایک رسالہ مختصر بیان تقلید ائمہ اربعہ مین ساتہہ دلیل کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور
اجماع امت اور قیاس کے لکہا جاوی باینطور کہ جس سے رد ہو واہیات رسالہ تقریر الحق
لامذہب کا اور استیصال ہو بیخ لامذہبی کے اور تائید و تاکید ہو تقلید مذہبی کو تا کہ عوام
الناس اس فریب اور فریبی ہر ایسی دور رہین اور راہ راست علمای محققین شریعت پر
چلین تا کہ واصل ہوں طرف دار السلام اور جنت الفردوس کے پس اسے واسطے اس رسالہ
کو تالیف کیا ہی اور مین امیدوار پروردگار سی اجر حدیث شریف من دل علی
خیر فلہ اجر مثل فاعلہ کا ہون ای خدا تعالی اس رسالہ کو عام اور خاص مین
پسندیدہ اور مقبول کیجو اور تمام مسلمین کو ثمرہ نفع اسکا پہنچیو الی یوم القیام
اور بہائی مسلمانون کے خدمت مین یہہ عرض ہے کہ چشم انصاف سے اس رسالہ کو اول سی
آخر تک دیکہین اور عبارت اردو جانکر نفرت نکرین اور زبان سلیس اور غیر سلیس میں بہی طعن
نہ کرین بلکہ غور سی مطلب کو ملاحظہ فرماوین اور اگر اس عاجز سی کہین خطا ہوئی دیکہین
تو اوسی اصلاح دیوین اور عاجز سی یاد کرین اللہم اجعلنا من عبادک
الصالحین الذین لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون باب اول مشتمل
ہی تین فصلون پر فصل پہلی بیان تقلید مطلق ائمہ اربعہ کی مین فصل دوسری
بیان تقلید معین مین فصل تیسری بیان تعزیر منتقل مذہب مین فصل پہلی

بیان تقلید مطلق ائمہ اربعہ کی ہین فرمایا ہی اللہ سبحانہ جل شانہ نی یا ایہا الذین

امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم یعنی ای ایمان

والو طاعت کرو تم اللہ کے اور طاعت کرو رسول کے اور صاحبان امر کی جو تم مین سے

ہین اور دوسری جگہہ فرمایا ہی اللہ سبحانہ اعظم شانہ نی فسئلوا اہل الذکر ان

کنتم لا تعلمون یعنی پس پوچھو تم اونسی جو اہل ذکر کی ہین اگر نہین جانتی ہو تم پس

جاننا چاہی کہ یہہ آیت شریف ساتھہ اتفاق علما شریعت کے مخصص ہے واسطی

ضرورت اس بات کے کہ علما اہل سنت اور جماعت نے ہرگز اجازت اور رخصت

نہین دی ہی واسطی پیروی کرنی فرقہ جبریہ اور قدریہ اور روافض اور خوارج کے

اور اسی طرح سیہ فرقی ہا ہی نہین رخصت دیتے ہین واسطی تابعداری کرنی اہل سنت

وجماعت کے پس واسطی انتظام اور ضبط کرنی دین اسلام کی اجماع کیا ہی اہل سنت

وجماعت نے ساتھہ تخصیص کرنی اس آیہ کریمہ کی باین طور کہ مراد اہل ذکر سی اب ائمہ

اربعہ ہین اور سمجھنا چاہی ساتھہ تخصیص کرنی اس طرح کی یہہ آیت شریف ہوی ظنی الدلالت

اور آیت ظنی الدلالت فائدہ دیتی ہی وجوب کا چنانچہ مذکور اور مسطور ہے علم اصول اور

فقہ مین الواجب ما ثبت بدلیل فیہ شبہۃ وحکمہ کحکم الفرض عملا

یعنی واجب وہ چیزہی جو ثابت ہو ساتھہ دلیل فیہ شبہہ کی اور حکم اوسکا مثل حکم فرض کے

ہی اسطی عمل کرنیکی پس واجب ہوئے تقلید ائمہ اربعہ کے عوام الناس پر بمقتضائے آیہ شریف اور
اجماع کے اور وہ اجماع اہل سنت وجماعت کا یہہ ہے جیسا نقل کیا ہی طحطاوی وغیرہ نے
کہا ہی طحطاوی نی شرح در مختار مین بیچ کتاب الذبایح کی قال بعض المفسرین فعلیکم
یا معشر المومنین اتباع الفرقة الناجية المسماة باهل السنت والجماعة
فان نصرة الله وحفظه وتوفيقه فی موافقتهم وخذلانه وسخطه
ومقته فی مخالفتهم وهذه الطائفة الناجية قد اجتمعت اليوم فی المذاهب
الاربعة هم الحنفيون والمالكيون والشافعيون والحنبليون ومن كان
خارجا من هذه المذاهب الاربعة فی ذلك الزمان فهو من اهل البدعة والنار
انتہی یعنی کہا ہی بعض مفسرین نی پس لازم ہی تمپر ای جماعت مومنین کے پیروی کرنی
فرقہ نجات پانی والون کے ایسا فرقہ جسکا نام رکہا گیا ہی اہل سنت وجماعت پس
بلاشبہ مدد اللہ تعالی کی اور حفاظت اوسکی اور توفیق اوسکی اونہون کے موافقت
مین ہی اور نا ہونا مدد اللہ تعالی کا اور غضب اوسکا اور غصہ اوسکا اونہون کے مخالفت
مین ہی اور یہہ جماعت نجات پانیوالی بلاشبہ جمع ہوئے ہی آجکے دن مذاہب اربعہ مین کہ
وہ حنفی اور مالکی اور شافعی اور حنبلی ہین اور جو خارج ہوا ان مذاہب اربعہ سی اس زمانہ
مین پس وہ اہل بدعت اور اہل نار سی ہی پس استفادہ ہی اس سے کہ تقلید کرنی ائمہ اربعہ کے

طریق لزوم اور وجوب ہے اور مخالف ائمہ اربعہ کا بدعتی اور ناری ہے افسوس صد
افسوس کیا حال ہے اوس شخص کا جو بدعت اور طغیان کہتا ہی تقلید ائمہ اربعہ شموس
دین کو ساتھہ تائید اس آیت شریف اور تحریر لطیف طحطاوی کی ساتھہ اجماع علمائے
اہل سنت وجماعت کے رد ہوا قول اوس شخص کا جو کہتا ہی **ابیات** یہی ثابت ہے
اون سب سے برہان + کہ ہی تقلید مذہب بدع وطغیان + نہین تقلید مذہب واجب وحق +
موجب اسکی ہین یہ امر ناحق + مخالف ہین ز اجماع صحابہ + وہ جو کہتی ہین واجب ہے
صحابہ + ہین برگشتہ ز راہ اہل سنت + بتاتی ہین جو واجب اخذ ملت + ہین یکتی بی براہین
و دلائل + نہین رکہتی تمیز حق وباطل + نہین رکہتی علوم حق سی کچہہ مس + بجاری
اجہل مطلق ہین از بس + اگر پڑہتی احادیث قران کو + تو پاتی مسلک امن وامان کو +
نہ کہتی پہر کہ ہی تقلید واجب + سمجہہ جاتی مناسب نامناسب + نہ کہہ یون رہ روانہ حق
سی لڑتی + نہ اہل نکی یون مذہب اڑتی + ولیکن مشکلی جولی بہرہ دین + جو چاہتی
ہین سو بکتی ہیت بد آئین + کبہی کہدیتی ہین تقلید واجب + یون کہتی ہین کبہی یہہ بد
مناصب + اور رد ہی قول اوس شخص کا بموجب تسلیم متانت قم ابن ہمام کمال الدین
صاحب فتح القدیر کی کہا ہی کتاب تحریر مین کہ وہ علم اصول مین ہے قد انعقد

الاجماع علی عدم العمل بالمذاہب المخالفۃ للائمۃ الاربعۃ انتہی

یعنی بی تسک منعقد ہوا ہی اجماع نا کرنی عمل پر ساتھ ایسی مذہب کے جو مخالف ہو ائمہ
اربعہ کی یعنی اجماع ہی تقلید کرنی ائمہ اربعہ پر ساتھ طریق وجوب کے اسلئیکہ اگر
تقلید نکریگا تو کسی وقت مین مخالف ہوگا ائمہ اربعہ کی پس یہہ مخالفت منع ہی
بالاجماع اور کہا ہی صاحب بحر الرائق نی کتاب اشباہ النظائر مین فن اول مین
ان ما خلف للائمة الاربعة فهو مخالف للاجماع انتهی یعنی تحقیق جو چیز ہی مخالف
چاروں اماموں کی پس وہ مخالف ہی اجماع کی پس کلام صاحب بحر الرائق اور
فتح القدیر و التحریر سی صاف ظاہر ہوا جھوٹھہ اور طوفان و کذب و طغیان او طاغی
المذہب پانچ کا جو کہتا ہی ابیات کتاب بحر الرائق بہی مقرر ہی جسمی وقع ہی تقلید
مدبرہ وہم فتح القدیر از وجہ کامل کری ہی سن تری تقلید باطل وہی تحریر بہی با
شرح اتق + پی تقلید مثل پی حارق اور کہا ہی قاضی ثناء اللہ پانی پتی نی تفسیر
مظہری مین تحت تفسیر اس آیہ کریمہ کی و لا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون
الله فان اهل السنة والجماعة قد افترق بعد القرون الثلاثة والاربعة
على اربعة مذاهب ولم يبق في فروع المسائل سوی هذه المذاهب الاربعة
فقد انعقد الاجماع المركب على بطلان قول يخالف كلهم وقد قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجتمع امتي على الضلالة وقال الله

تعالی ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت
مصیرا انتہی یعنی اور نہ بکڑی بعض امت کی بعض کو رب سوائی اللہ کے پس بتحقیق اہل سنت و
جماعت بلا شبہہ متفرق ہوئی ہین بعد قرون تین یا چار کے چار مذاہب اور نہین باقی رہا کوئے
مذہب فروع مسائل مین سوائی ان چار مذہب کے پس بلا شبہہ منعقد ہوا اجماع مرکب باطل
ہو گئی اوس قول پر جو مخالف ہوا ان سب کے یعنی ائمہ اربعہ کے اور تحقیق فرمایا ہی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین جمع ہوتی ہی امت میری گمراہی پر اور فرمایا ہی اللہ کریم شانہ
عظیم نے اور جو کوئی پیروی کرتا ہی سوائی رستی مومنین کے پہیر دینگی ہم اوسکو جدہر پہرا ہے
اور داخل کرینگی ہم اوسکو جہنم مین اور بری ہی وہ جگہہ پہر جانی کی یعنی بعد
صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے امت اہل اسلام کے متفرق ہوگئی تہتر فرقون
پر بلکہ زیادہ بسبب فروع کی اور ہر ایک نے تمسک قرآن اور حدیث سے اپنی اپنی فہم کے
موافق لیکر مذہب مقرر کیا اور ہر ایک نے دعوی حقیت کا کرکی اپنی طرف لوگون
کو کہینچنا شروع کیا پہر بعد قرون ثلاثہ کی اتفاق کیا علماء اہل سنت وجماعت نے
مذہب ائمہ اربعہ کی پکڑنی پر اس لئی کہ اونہون نے بہت بہت سعیان اور کوششین
کرکرا جتہاد کیا باین طور کہ کوئی حدیث اور آیۃ پوشیدہ نہین رہی اونسی اور
نہین باقی رہا کوئی مسئلہ فروعی ایسا بہا دیا در یا فیض کا پس ضرور با لوجوب ہوے

تقلید ائمہ اربعہ کی ہر مسلمان پر اس لئی کہ مخالفت ائمہ کی ہی حرام بالاجماع اور
مخالفت نہین کریگا ائمہ کی مگر غیر مقلد پس تقلید چہوڑنی ہوئی حرام بالاجماع
پس عبارت مظہر یسی ظاہر ہوا جہوٹہہ اوس شخص کا جو کہتا ہی بیت سو اون دو
مین سی ایک تو مظہری ہی کہ جو تقلید کے ردسی بہری ہی ٭ اور کہا ہی امام رازی نے
صاحب تفسیر کبیر نی کتاب محصول مین جو علم اصول مین ہی ان الامۃ اذا
اختلفت فی مسئلۃ علی اقوال کان اجماعہم علی ان ما عداھا باطل انتہی
یعنی تحقیق جب امت مختلف ہو ایک مسئلہ مین کئی اقوال پر تو اجماع اونکا ہوتا ہی اس بات
پر کہ سوائی اسکی باطل ہے پہر آگی اس عبارت کی کہا ہی المراد من الامۃ الائمۃ الاربعۃ
انتہی یعنی مراد امت سے ائمہ اربعہ ہین پس کلام امام فخر الدین رازی سی ثابت ہوئی تقلید
ائمہ اربعہ کی اور عدم مخالفت اونکی پس رد ہوا قول اوس شخص کا جو کہتا ہی بیت
امام فخر رازی کہے ہی تفسیر سنو تقلید کی کرتی ہی تدبیر ٭ اب تشبیم انصاف سے دیکہنا چاہئے
کہ کس طرح اجماع ہی علمائی شریعت کا لزوم تقلید ائمہ اربعہ پر پس جو شخص خلاف کرتا ہے
اجماع اہل سنت وجماعت کا وہ مصداق اس آیت شریف کا ہی فرمایا ہی اللہ سبحانہ
اعظم شانہ فی ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم
وساءت مصیرا یعنی جو شخص پیروی کری سوائی رستی مومنین کی پہیر نگی ہم اوسکو

جدہر پہرا اور داخل کرینگی اسکو جہنم مین اور وہ یہ ہی جگہہ پہرینگی اور وہ مصداق ہی اس حدیث شریف کا فرمایا ہی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار ہہی یعنی تابعداری کرو تم گروہ کثیر کے پس تحقیق شان یہہ ہی جو جدا ہوا ڈالا جائیگا آگ مین اور اگر کوئی کہی کہ یہ تمام خطا پر ہوں تو کیا ہی تو کہتی ہین ہم یہہ مخالف ہی قول رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ قول یہہ ہی ان اللہ لایجتمع امتی علی الضلالۃ یعنی تحقیق اللہ تعالی نہین جمع کرتا ہی امت میریکو ضلالت اور گمراہی پر جب ثابت ہوی تقلید مطلق ائمہ اربعہ کی ساتہہ دلیل او ربرہان کی پس لازم ہوا ہم پر بیان کرنا تقلید معین کا اسلیے کہ اصل مقصود اور مطلب مسعود تو وہی ہی واللہ الموفق والمعین فصل دوسرے تقلید معین مین والسلام علی من اتبع الہدی اب سنا چاہئی ای بہائی مسلمانون ساتہہ گوش ہوش کی تحقیق معنی تقلید کے عرف شرع مین اتباع کرنا ہی غیر مجتہد کا قول مجتہد پر ایسا مجتہد جو راجح ہو نزدیک اس کی اور یہہ تعریف مشتمل ہی امور ثلثہ پر اول امر یہہ ہی کہ ہو تابع غیر مجتہد اس واسطی کہ اگر ہو گا وہ تابع مجتہد پس تقلید مجتہد کو مجتہد کی حرام ہی بالاجماع جیسا ثابت ہی علم اصول مین لکہا ہی مسلم الثبوت اور عضدی شرح مختصر ابن حاجب وغیرہا کتب اصول مین تو جسکو

بخلاف اجتہادہ کان باطلا اتفاقا لانہ یجب علیہ العمل بظنہ و

لا یجوز لہ التقلید مع اجتہادہ اجماعا یعنی اگر حکم کری مجتہد بخلاف اجتہاد

اپنی کی تو ہوگا حکم کرنا اوسکا باطل بالاتفاق اسواسطی کہ واجب ہے مجتہد پر عمل کرنا

ساتھہ ظن اپنی کی اور نہیں ہی جائز واسطی اوسکی تقلید باوجود اجتہاد اپنی کے

بالاجماع اور امر ثانی یہہ ہی کہ ہو متبوع مجتہد اسلئی کہ نہیں ہوتا ہی مفتی

احکام شریعت مین مگر مجتہد بالاجماع جیسا کہ کہا ہی طحطاوی نی شرح درمختار مین

اور شامی نی رد مختار مین اور صاحب بحر الرائق نی رسائل زینیہ مین قال

الشیخ ابن الہمام فی فتح القدیر قد استقر رای اصولیین علی ان

المفتی ہو المجتہد واما غیر المجتہد ممن حفظ اقوال المجتہد فلیس

بمفت والواجب علیہ اذا سئل ان یذکر قول المجتہد کالامام علی وجہ الحکایۃ

انتہی یعنی کہا ہی شیخ ابن ہمام نی فتح القدیر مین کہ تحقیق ہوئی مقرر رای اصولیون

کی اسبات پر کہ تحقیق مفتی مجتہد ہوتا ہی. غیر مجتہد ای پر غیر مجتہد اون لوگونسی

ہی کہ حفظ کری اقوال مجتہد کو اور واجب ہے اوسپر یہہ کہ جس وقت سوال کیا جاوی

تو ذکر کری قول مجتہد کو مثل امام کی حکایتا اور کہا ہی شیخ الاسلام عینی نی شرح

کنز مین کتاب قضا مین قال البزدوی فی اصولہ اجمع العلماء والفقہاء

علی ان المفتی وجب ان یکون من اهل الاجتہاد وان لم یکن من اهل الاجتہاد فلا یحل له ان یفتی الا بطریق الحکایۃ یعنی کہا ہی بزدوی نی اپنی اصول مین کہ جمع ہوئی ہین علما اور فقہا اسبات پر کہ واجب ہے ہونا مفتی کا اہل اجتہاد سی اور اگر نہو اہل اجتہاد سی پس نہین جائز ہی واسطی اوسکے فتوی دینا مگر ساتہہ طریق حکایت کے یعنی فتوی دی تقلید پر تاکہ نا واقع ہو گمراہی مین اور کہا ہی امام نووی نی شرح مسلم مین قال العلماء اجمع المسلمون علی ان ذلك الحدیث فی حاکم عالم اهل للحکم فان اصابه فله اجران اجر باجتهاده واجر باصابته وان اخطاء فله اجر باجتهاده قالوا فاما من لیس باهل للحکم فلا یحل له الحکم فان حکم فلا اجر له بل هو آثم ولا ینفذ حکمه فهو عاص فی جمیع احکامه سواء وافق الصواب ام لا وهی مردودة کلها ولا یعذر فی شیء من ذلك انتهی یعنی کہا ہی علما نی جمع ہوئی علمای مسلمین اسبات پر کہ تحقیق یہہ حدیث عالم اہل حکم کی حق مین ہے یعنی مجتہد کی اور یہہ اشارہ طرف اوس حدیث کی جو وارد ہوئی ہی شان مجتہدین پس اگر ہوگا مصیب اوس حکم مین تو واسطی اوسکی دو اجر ہین ایک اجتہاد کا اور دوسرا اصابت کا اور اگر ہوو مخطی پس واسطی اوسکی ایک ہے اجر ہی اجتہاد کا اور کہا ہی علما نی اسپر جو شخص نہین ہے

اہل حکمکا پس نہین ہی جایز اوسکو حکم کرنا بسا تھہ اجتہاد کی اگر حکم کریگا تو نہین ہے
واسطی اوسکی اجر بلکہ گناہ گار ہی اور نہ جایز ہوگا حکم اوسکا لیس وہ عاصی ہے
جمیع احکام اپنی مین برابر ہی مصیب ہو یا مخطی اور یہہ جمیع احکام اوسکی مردود ہین
اور غیر معذور ہوگا جمیع حکم مین انتہی پس معلوم ہوا کلام امام نووی کہ ضروری
تقلید کرنی عوام الناس پر اس لئی کہ یہہ عوام الناس غیر مجتہد ہین اور کہا ہی
عبد الوہاب شعرانی مالکی نے میزان الخضری مین فقد صرح العلماء بان
التقلید واجب علی کل ضعیف وقاصر النظر انتہی یعنی تحقیق
تصریح کیا ہی علمانی باین طور کہ تحقیق تقلید واجب ہے شخص ضعیف اور قاصر
نظر پر یعنی جو شخص نہین ہی مجتہد پس تقلید واجب ہے اوسپر نزدیک علما کی پس اسّے
ثابت ہوا وجوب تقلید کا عوام الناس پر اور بخوبی رد ہوا قول اوس شخص کا
جو کہتا ہی بدعت وہ ہی میزان شعرانی بہی بی شک کہ ہی تقلید کی ہی جسّے
ملیک اور امر ثالث یہہ ہی کہ ہو مجتہد متبوع راجح اور معتبر نزدیک اوس مقلد
کی اسلئی کہ تحقیق مجتہد کبہی مصیب ہوتا ہی حکم مین گاہی مخطی اور یہہ ثابت ہے ساتہ
کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع امت اور قیاس اور عقل کی اور نہین کہتا
ہی یہہ مختصر گنجایش اسکی تفصیل کی اسواسطی کہ بیان اسکا بتفصیل طول ہین ہی

پس اس لیئی سینی بند کیا ہی قلم کو بیان کسی پس اگر ہو کوئی طالب اسکی تصریح کا
تو رجوع کری طرف مطولات کی اب سنتا چاہئی اس مسئلہ کو کہ مجتہد کبھی ہوتا ہی پہونچنی
والا ثواب کا اور کبھی ہوتا ہی خطا کا تفصیل اسکی یہہ ہی کہ اگر ہو ہر مجتہد مصیب
الصواب تو لازم آویگا اجتماع نقیضین کا عملاً اور اعتقاداً اس طرح پر مثلاً اجتہاد
کیا دو مجتہد نی پہر کہا ایک نے یہہ فعل حلال ہی اور کہا دوسرے نی نقیض
اسکی یعنی حرام یا کہا ایک نے یہہ حکم واجب ہے اور کہا دوسرے نی نقیض اسکی یعنی
غیر واجب یا کہا ایک نے یہہ صحیح ہی اور کہا دوسرے نی غیر صحیح پس جب ہوا ایسا تو
لازم آیا اجتماع نقیضین کا عمل اور اعتقاد مین اور یہہ باطل اور محال ہی ساتھہ اتفاق
عقلاء انام کی جب باطل ہوا اجتماع نقیضین کا پس واجب ہوئی مقلد پر تقلید کرنی ایک مذہب کے علی سبیل
الدوام والاستمرار باتفاق جمیع علما کی چنانچہ تصریح کی ہی امام غزالی رح نی کیمیاء سعادت
مین بحث اداب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر مین مخالفت صاحب مذہب خود کردن
نزد ہیچکس روا نباشد یعنی نہین ہی روا اخلاف کرنا صاحب مذہب اپنی کا نزدیک کسی کے
جب نا روا ہوی مخالفت کرنی امام کی تو واجب ہوئی تقلید مذہب واحد کی پس ساتھہ
تائید کلام امام غزالی کی مردود ہوا قول اوس شخص کا جو کہتا ہی بہت ہین نسبتہ
[illegible] اہل سنت تاتی ہین جو واجب اخذ ملت ... اور کہا ہی شیخ عارف حقانی عبد الوہاب

شعرانی مالکی صاحب یواقیت الجواہر فی میزان خضری ہین واعلم انه لا ینافی
ما ذکرناه من التزام العلماء للعامة بالتزام مذهب معین لانهم
ما الزموهم بذلك الا رحمة لهم فلولا الزامهم للعامی بالتزام مذهب
معین لضلوا عن الطریق الهدی انتہی یعنی جان تو تحقیق شان یہہ ہی کہ
نہین ہی منافی وہ چیز جو ذکر کیا ہی ہمنی اوسکو یا قبل التزام کرنی علما کی واسطی
عامی کی ساتھہ لزوم مذہب معین کی اس واسطی کہ تحقیق علمانی نہین لازم کیا ہے
عام پر مذہب معین مگر واسطی رحمت اونکی کی پس اگر نہ ہوتا لازم کرنا علما کا واسطی عامی کے
التزام مذہب معین کا تو البتہ عامی گمراہ ہو جاتی طریق ہدایت سے پھر کہا ہی اسی شیخ
نی بعد اسکی موضع دوسری مین اما من لم یصل الی شهود عین الشریعة الاولی وجب
علیه التقلید بمذهب واحد کما مر تقریره خوفا من الوقوع فی الضلالة
وعلیه عمل الناس الیوم انتہی یعنی ای پر جو شخص نہین پہونچا ہی طرف شہود عین
شریعت اصلی کی واجب ہے اوسپر تقلید مذہب واحد کی چنانچہ گذری ہی تقریر اوسکی واسطی
خوف کی واقع ہونی سی گمراہی مین اور اسی پر عمل ہی یعنی فتوی ہی علما کا آج کے روز تک پس کلام شیخ
عبد الوہاب شعرانی کا شعر اور مخبر ہی تقلید معین پر ساتھہ اتفاق علما انام کی بصاف ظاہر ہوا
بہہ ثبوت اوس شخص کا جو کہتا ہی ابیات یواقیت الجواہر سی عیان ہے کہ ہی تخمین [illegible]

وہی میزان شعرانی ہی بے شک کہ ہی تقلید کی ہی جس سی ایک ب ہی ثابت ہی

اون سب سے یہ بیان کہ ہی تقید مذہب ع و طغیان ق اور کہا ہی علامہ قہستانی حنفی نے

نقایہ شرح وقایہ مین جو مشہور ہی بجامع رموز قبل کتاب اشربہ کے واعلم ان من جعل

الحق متعددا کالمعتزلة اثبت للعامی الخیار فی الاخذ من کل مذهب

ما یهواه ومن جعل الحق واحدا کعلمائنا الزم العامی اماما واحدا کما فی الکشف فلو اخذ من کل مذهب

مباحه صار فاسقا تاما کما فی شرح الطحاوی ومشایخنا قالوا ان مذهبنا

صواب یحتمل الخطاء ومذهب غیرنا خطاء یحتمل الصواب کما فی

المصفی انتهی یعنی جان تو تحقیق جو شخص کرتا ہی حق کو متعدد مثل معتزلہ کی وہ ثابت کرتا ہی

واسطی عامی کی خیار اوس چیز کا جو خواہش کرتا ہی ہر مذہب سے اور جو شخص کرتا ہی حق

کو واحد مثل علمائی ہمارون کے لازم کرتا ہی واسطی عامی کی امام واحد چنانچہ کشف

مین ہی پس اگر اخذ کریگا ہر مذہب سے مباح کو تو ہوگا فاسق پورا جیسا لکھا ہی شرح

طحاوی مین پس کلام قہستانی مشعر اور معلم ہی اسبات پر کہ جو شخص کہتا ہی ہر مجتہد

مصیب ہے مثل مذہب معتزلہ کی پس نزدیک اوس کی جایز ہی پکڑنا ہر مذہب سے موافق خواہش

کی اسواسطی کہ نہین ہے خطا کسی مین نزدیک اوسکی اور جو شخص قائل ہی کہ ہر مجتہد کبھی مصیب الصواب

اور کبھی خطا گر ہوتا ہی جیسا مذہب علمائی ہمارون کا پس نزدیک اوسکی واجب ہے تقلید

پر التزام مذہب واحد کا تاکہ نا واقع ہو اتباع کثیر خطاء مین عمداً اور قصداً اور کہا ہے
صاحب بحر الرایق نی رسالہ رفع الغشاء عن وقتی العصر والعشاء مین فوجب علے
مقلد ابی حنیفہ ان یعمل بقولہ ولا یجوز لہ العمل بقول غیرہ لما نقل
الشیخ قاسم فی تصحیحہ عن جمیع الاصولین انہ لا یصح الرجوع عن
التقلید بعد العمل بالاتفاق وھو المختار فی المذہب انتہی یعنی واجب ہے
مقلد ابی حنیفہؒ پر عمل کرنا ساتھ قول ابی حنیفہؒ کی اور نہین ہے جایز عمل کرنا ساتھ قول غیر
اوسکی کی اسواسطی کہ نقل کیا ہی شیخ قاسم نی تصحیح اپنی مین تمام اصولیون سے کہ
تحقیق نہین صحیح ہی رجوع کرنا تقلید سے بعد کرنی عمل کے بالاتفاق اور یہی مختار
ہی مذہب مین فائدہ پس سمجھا گیا ہی اس کلام سی کہ تحقیق مذہب مختار نزدیک تمام
اصولیون کے یہہ ہی کہ نہین ہی صحیح رجوع کرنا تقلید سے بعد کرنی عمل کی بالاتفاق
پس عبارت صاحب بحر الرایق سی صاف ظاہر ہوا جہوٹہ اوس شخص کا جو کہتا ہی بیچ
کتاب بحر الرایق ہی مقرر ہی سب سے درقع ہی تقلید بدتر اور کہا ہی مولنا
شاہ عبد العزیزؒ نی تفسیر فتح العزیز مین بیاسٹہی صفحہ مین کسانیکہ اطاعت
آنہا بحکم خدا فرض است شش گروہ اند از آن جملہ پیغمبران کہ اطاعت ایشان در
حقیقت اطاعت خداست زیرا کہ اطلاع بر اوامر و نواہی او تعالی بدون وساطت ایشان

صورت ثانی بیند و از ان جمله مجتهدین شریعت و شیوخ طریقت اند که علم ایشان

بطریق واجب تخییر نیز لازم الاتباع است بر عوام امت زیرا که فهم اسرار شریعت و دقایق

طریقت ایشان را میسر است فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

یعنی وه ادمی کو اطاعت کرنی اونکی بحکم خدا فرض ہے چہہ گروه ہین از انجمله پیغمبران

علیهم السلام ہین که اطاعت کرنی انکی حقیقت مین اطاعت خدا کی ہی اس واسطی

کہ مطلع ہونا او امر و نواہی خدا تعالی پر بغیر وسیلی پیغمبرون کے حاصل نہین ہوتا ہی دو

اون جملہ ہی ائمہ مجتهدین شریعت اور شیوخ طریقت کی ہین کہ حکم اونکا ساتہہ طریق وجوب

خیار کی ہی لازم الاتباع ہی عوام الناس پر اسواسطی کہ فہم باریکیون شریعت اور باریکیون

طریقت کا اونکو میسر ہی فرمایا الله تعالی نی سوال کرو تم اہل ذکر سی اگر تم

نہین جانتی ہو یعنی تابعداری کرنی ائمہ کی بہ سبیل وجوب ہی عوام الناس پر ساتہہ

خیار کی یعنی انہین ہی ایک کو اختیار کرلی ساتہہ طریق تعیین کے چنانچہ تفصیلا لکہا

ہی اسی مسئلہ کو مولانا ممدوح نی سوالات عشرہ مین اگر حنفی المذہب مذہب شافعی

عمل نماید در بعض احکام یکی از سه وجه جائز است اول انکه دلایل کتاب و سنت در

نظر او در ان مسئله مذهب شافعی را ترجیح دهند دوم انکه حنفی در مبتلا شود که گزاره بدون

اتباع مذهب شافعی نماند سیوم انکه شخصی باشد صاحب تقوی و اراده عمل باحتیاط نظر افتد

واحتیاط مذہب شافعی باید لیکن درین آترجیہ شرط دیگر ہم ہست وآن اینست کہ بالتقلید

وقت وضو یعنی بسبب ترکیب ہر دو مذہب حقیقت شی مستحق نشود کہ ترد ذمذہب ابنا باشد مثلاً کہ فصد را ناقض وضو نداند از ہمان

وضو نماز عقب امام بی قراۃ فاتحہ بگذارد کہ در ہیچ مذہب روا نباشد وضو بمذہب حنفی

باطل گشت و نماز بر مذہب شافعی و اگر سوای این وجوہ ثلثہ ترک اقتدا حنفی نمودہ

اقتدا بشافعی نماید باری بحکیس مکروہ قریب بحرام است زیراکہ لعب است در دین انتہی یعنی

اگر حنفی المذہب مذہب شافعی پر عمل کری تو بعض احکام مین ساتھہ ایک وجہ کی وجوہ

ثلثہ سی جائز ہی اول یہہ کہ دلایل کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ نظر اوسکی مین اوس مسئلہ

مین مذہب شافعی کو ترجیح دیوین دوسری یہہ کہ کسی تنگی یعنی مشکل مین مبتلا ہو کہ گذارہ سوا

مذہب شافعی کی نہین ہی تیسرے یہہ کہ کوی شخص صاحب تقوی ہو اور اوسکو عمل ساتھ

احتیاط کی نظر مین پڑی اور احتیاط مذہب شافعی مین پاوی لیکن ان ہر سہ وجہ مین

شرط دوسری بہی ہی اور وہ یہہ ہے کہ بالیقین واقع ہووی یعنی بسبب ترکیب دونون مذہب کے

صورت نہ بگڑی کیونکہ رد کرنا مذہب کا روا نہین ہی مثل اوس شخص کے جو فصد کو ناقض

وضو جانتا ہی پہر ساتھہ اوسی وضو کی نماز بعد امام غیر قاری فاتحہ کی گذاری تو یہہ صورت

کسی مذہب مین روا نہین اسلئے کہ وضو مذہب حنفی مین باطل ہے اور نماز مذہب شافعی مین

اور اگر سوائی ان وجوہ ثلثہ کی ترک اقتدا حنفی کا کرکی اقتدا شافعی کا کری بلا برعکس تو یہہ

مکروہ تحریمہ ہی اس واسطی کہ یہہ لعب اور لہوی دین مین یعنی سوای ان تین وجوہ تقلید تعیین کو چہوڑنا مکروہ تحریمہ اور لہو و لعب ہے اور پرہیز کرنا لہو و لعب سے واجبی ہا بدلیل

آیہ شریعت کی فرمایا ہی اللہ ذو الجلال والاکرام نی وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا یعنی چہوڑو تم ان لوگون کو جو پکڑتی ہین دین اپنی کو لعب اور لہو جب چہوڑنا ایک مذہب کا اور دوسرے طرف جانا ہوا قریب حرام کی پس تقلید مذہب معین کی ہوئی واجب علی الدوام پس کلام مولانا شاہ عبد العزیز سے ظاہر ہوا جہوٹہہ اوس شخص کا جو کہتا ہی **بیت** وہ تفسیر عزیزی ہی سن آیا رہ بنا تقلید کو کرتی ہے ہمواہ سوال اگر کوئی کہی کہ مولینا شاہ عبد العزیز نی تفسیر عزیزی مین تقلید کو منع لکہا ہی موضع دو مین جواب کہتی ہین ہم وہ بیان تقلید کفار مین ہی نہ ائمہ مسلمین مین پہلا کچہہ تو سوچو کہ تقلید ائمہ مسلمین کے برابر تقلید کفار کی ہی یا کچہہ فرق ہی اگر نزدیک اوسکی برابر ہین پہر اوس سی تو کچہہ بحث ہی نہین ہے اگر نزدیک اوسکی فرق ہی تو پہر کس لئی اعتراض کرتا ہی تقلید ائمہ پر اور کہا ہی شیخ ولی اللہ دہلوی نی عقد الجید مین

المرجح عند الفقهاء ان العامي المنتسب الى مذهب له مذهب لا يجوز له مخالفته

انتہی یعنی مرجح نزدیک فقہا کی یہہ ہی کہ تحقیق عامی منسوب طرف اپنی مذہب کے واسطی اوسکی مذہب ہوتا ہی کہ نہین جائز ہے واسطی اوسکی مخالفت مذہب کے یعنی تقلید مذہب واحد

بالوجوب عوام الناس پر بالاجماع پس اس عبارت عقد الجید سے خوب ظاہر ہوا جہل اوس شخص کا جو کہتا ہے **ابیات** اور عقد الجید ہے بر حلق تقلید لسان سیف قاطع ہے زر تشدید اور رد و مردود ہے یہہ قول ہے اوس شخص کا **ابیات** ہیں برگشتہ فرو ملک خیر سے وہ موجب ہینگی اس تقلید کی جو اور کہا ہے عبد البر مالکی نے رحمہ اللہ ان تتبع رخص المذاهب غیر جائز بالاجماع انتہی یعنی ڈھونڈھنا رخصت مذاہب میں نہیں جائز ہے بالاجماع اور کہا ہے شیخ الاسلام امام غزالی نے احیاء العلوم میں ارکان امر بالمعروف والنہی عن المنکر میں من یری انہ یجوز لکل مقلد ان یختار من المذاهب ما اراد غیر معتد بہ انتہی یعنی جو شخص اعتقاد کرتا ہے اسپر کہ تحقیق جائز ہے واسطے ہر مقلد کے اختیار کرنا ہر مذہب سے موجب خواہش کے یہہ اعتقاد اوسکا نامقبول ہے اور کہا ہے شیخ عبد الحق دہلوی نے صراط المستقیم میں مقدمہ دیباچہ میں کہ قرار داد علماء مصلحت دین ایشان در آخر زمان تعیین و تخصیص مذہب یعنی ثابت کیا ہے علمانے واسطے مصلحت دین عوام الناس کے آخر زمانہ میں تعیین اور تخصیص مذہب واحد کو اب غور سے دیکھنا چاہیے کہ کس طرح لکھتے ہیں علماء دین مسئلہ تقلید کو ساتھ اتفاق جمیع علماء کے پس کس طرح صحیح اور درست ہو قول اوس شخص جو کہتا ہے **ابیات** کہیں تقلید مجتہد معین نہیں ثابت نہ قول فقہا سے مگر البتہ کو متاخروں نے

سے طبع نفس کے نفسانیون نی + می مذہب پستی نوش کر کر + کیا ہیگا تشدد حد سے یار

لکھا ہی بعض قول نا صحیح ہین + کہ واجب ایک ہی مذہب کو کرلین + ہین رگشتہ زراہ

اہل سنت + بتاتی ہین جو واجب اخذ ملت + ہہین رکہتی علوم حق سی کچہہ مس + بیجا

اہمل مطلق ہیت ازلیس + اور کہا ہی جلال الدین سیوطی نی کتاب عزیل المواہب مین

قال من مفتی المالکیۃ الیوم من تحول من مذہبہ الی مذہب فبئس

ما صنع یعنی کہا ہی بعض مفتیون مالکیون نی کہ آجکل مین جو کوئی پہری اپنی مذہب سے

طرف مذہب دوسری کی پس برا کیا اوسنی پس ظاہر ہوی مفتیون مالکیون سے بہلای تقلید

معین کے اور برای تقلید غیر معین کے اور واجب ہے پہر اختیار کرنا بہلائی اور ترک

کرنا برائی کا ساتہہ قول اللہ سبحانہ اعظم شانہ کی فاتبعوا احسن ما انزل الیکم

من ربکم یعنی پیروی کرو تم احسن اوس چیز کی کہ اوتاری گئی ہی طرف تمہارے

رب تمہارے سے اور ساتہہ اس قول اللہ کریم شانہ عظیم کی فاستبقوا الخیرات

یعنے سبقت کرو تم ای لوگو نیک چیزون کے

طرف پس بمقتضی کلام ان صاحبون اور کلام الہی کے واجب ہی تقلید مذہب

واحد کی ساتہہ طریق دوام اور استمرار کی اور کہا ہی مولانا عبد العلی بحر العلوم لکہنوی

فی شرح تحریر مین کذ اللعامی لا انتقال من مذہب الی مذہب فی زماننا لا یجوز

لظهور الخيانة انتهى يعنى اس طرح انتقال کرنا مذہب سے طرف مذہب کے واسطے

عامی کی زمانہ ہماری مین نہین جائز ہے واسطے ظاہر ہونی خیانت کے اور کہا ہی ملا علی

قاری نی رسالہ جواب قفال مین یجب علی مقلد ان یعین مذہبا من

المذاهب اما مذهب الشافعی فی جمیع الوقائع والفروع واما مذهب ابی

حنیفة واما مذهب المالك واما مذهب الحنبل ولیس له ان ینتحل

من مذهب الشافعی ما یهواه ومن مذهب ابی حنیفة فی الباقی ما یرضاه

لان لو جوزنا ذلك لادی الی الخبط والخروج عن الضبط وحاله یرجع الی

نفی التکالیف لان مذهب الشافعی اذا اقتضی تحریم الشیٔ ومذهب

ابی حنیفة مثلا اباحة ذلك الشیٔ بعینه او علی عکس ذلك فهو

ان شاء مال الی الحل وان شاء مال الی الحرام فلا یتحقق الحل والحرمة

وفی ذلك اعدام التکلیف وابطال فائدته واستیصال قاعدته

وذلك باطل انتهى یعنی واجب ہی مقلد پر یہہ کہ معین کرلی ایک مذہب کو ان مذہبون

سی یا تو مذہب شافعی کو جمیع مسائل مین یا مذہب ابی حنیفہ کو یا مذہب مالک کو یا مذہب

حنبل کو اور نہین ہی جائز واسطی اوس مقلد کی یہہ کہ لیوی مذہب شافعی سی اوس چیز

کو کہ چاہی اور مذہب ابی حنیفہ سی اوس چیز کو کہ پسند کری اس لئی کہ اگر ہم جائز کہین

اسکو تو البتہ پہونچیگا طرف ضبط کی اور نکل جائے ضبط سی اور حاصل اسکا رجوع کرنا

ہی طرف نفی تکلیف کی اسلئی کہ مذہب شافعی کا جبکہ مقتضی ہو حرام کرنی ایک چیز کو

اور مذہب ابی حنیفہ کا مثلا مباح کرنے اوسی چیز بعینہ گویا عکس اوسکی تو وہ اگر چاہیگا

میل کریگا طرف حلال کی اور چاہیگا میل کریگا طرف حرام کی پس نہین ثابت ہوگی

حلت اور حرمت اور اسمین معدوم کرنا ہی تکلیف کا اور باطل کرنا ہے اوسکی فائدہ کا اور

خبر سی اوکھیڑنا قاعدہ تکلیف کا ہی اور یہہ باطل ہی جب ثابت ہوئی یہہ بات پس واجب

ہوئی تقلید مذہب واحد کی مقلد پر ساتھہ طریق دوام اور استمرار کی پس اب کلام مولینا

عبد العلی بحر العلوم اور ملا علی قاری سی بخوبی ظاہر ہوا جیسا کہ اوس شخص کا جو کہتا ہی

**ابیات** اسی پر حضرت عبد العلی نے + شہ بحر العلوم لکھنوی نی + و مولانا نظام

الدین جی نی + جلال الدین اور ملا علی نے کیا ہی اپنے تصنیفات مین درج + کہ مذہب

چہوڑنی مین کچھہ نہین حرج + اور کہا ہی ملا علی قاری نی شرح عین العلم مین فلو التزم

احد مذہبا کابی حنیفہ او الشافعی رحمہما اللہ تعالی فلزم علیہ

الاستمرار فلا یقلد غیرہ فی مسئلۃ من المسائل انتہی پس اگر کوئی التزام

کری مذہب کا مثلا مذہب ابی حنیفہ کو یا شافعی رحمہما اللہ کو پس لازم ہی اوسپر یہہ کہ

ہمیشگی کری اوسی مذہب کے پس نہ تقلید کری غیر مذہب کے کسی مسئلہ مین مسائل سی +

پس اس عبارت شرح عین العلم سے صاف ظاہر ہوا جھوٹ اوس شخص کا جو کہتا ہے مبیت
وارد ہس شرح عین العلم سے ہان سن اس تقلید کو کرتے ہیں بے جان + اور کہا ہے فتاوی

عالمگیری مین اما المقلد فانما ولاه لیحکم بمذهب ابی حنیفة مثلا فلا یملک

المخالفة فیکون معزولا بالنسبة الی ذلک الحکم هکذا فی فتح القدیر

انتہی یعنی اے سے مقلد پس سوائے اسکے نہیں کہ حاکم کیا ہے اوسکو تاکہ حکم کرے بموجب
مذہب ابی حنیفہ کی مثلا پس نہیں ہے مالک مخالفت کا پس ہوگا معزول ساتھہ نسبت اس
حکم کی اسی طرح ہے فتح القدیر مین یعنی قاضی مقلد ابی حنیفہ کا فتوی دیوے بموجب مذہب
ابی حنیفہ صاحب کے اور نہ کرے مخالفت مذہب کے اگر کریگا ایسا تو معزول کیا جاویگا
بنسبت اس حکم کی اور کہا ہے صاحب مختار نے در مختار مین اور صاحب فتح القدیر نے
فی تحریر اصول مین اور شیخ ابن حاجب مالکی نے مختصر اصول مین اور قاضی عضدی نے

شرح مختصر ابن حاجب مین وغیرہم نے ان الرجوع عن التقلید بعد العمل ممنوع

بالاتفاق انتہی یعنی رجوع کرنا تقلید سے بعد عمل کرنیکے منع ہے بالاتفاق یعنی واجب
ہے مقلد پر تقلید مذہب معین کی اور کہا ہے صاحب بحر الرائق نے رسالہ زینیت مین

فوجب علی مقلد ابی حنیفة العمل به ولا یجوز له العمل بقول غیره لما نقل

الشیخ قاسم فی تصحیحه عن جمیع الاصولین انه لا یصح الرجوع عن

التقلید بعد العمل بالاتفاق یعنی نہیں واجب ہے مقلد ابوحنیفہ رح پر عمل کرنا ساتھ
مذہب کے اور نہیں جائز ہے اوسکو عمل کرنا ساتھ قول غیر اوسکی کے اسواسطی کہ نقل
کیا ہے شیخ قاسم نے جمیع اصولیون سے کہ تحقیق نہیں صحیح ہے رجوع کرنا بعد عمل کرنیکی

بالاتفاق اور عبارت صاحب تحریر کے یہہ ہے کہ لا یرجع عما قلد فیہ ای عمل بہ اتفاقا
انتہی یعنی نہیں ہے صحیح رجوع کرنا اوس چیز سے کہ تقلید کی ہے اوسمین یعنی عمل
کیا ہے ساتھ اوسکی بالاتفاق پس کلام صاحب در مختار اور ابن حاجب شرح مختصر ابن حاجب [اور عالمگیری]
اور فتح القدیر اور تحریر اور صاحب بحر الرائق سے صاف ظاہر ہوا جھوٹ اور بہتان
وکذب طغیان اوس طاغی لامذہب ابی کا جو کہتا ہے واسطی بہکانی عوام الناس کے
ابیات وہ شرح ابن حاجب ہے برابر * تن تقلید کو کرتی ہے بی سر * وہ عالمگیری علام
وانصاف کری ہے مطلع تقلید کو صاف * کتاب بحر رایق بھی مقرر * ہے جس سی دفع ہے
تقلید بدتر * وہم فتح القدیر از وجہ کامل * کری ہے سست تیر تقلید باطل * وہی تحریر
بھی با شرح واثق * پی تقلید مثل برق حارق * اور کہا ہے کتاب تسیح مین بحث

تسیح مین لا اختلاف ان یکون حنفیا فی بعض المسائل وشافعیا فی البعض کما عرف
فی مسائل التقلید انتہی یعنی نہیں ہے خبر یہ کہ ہوا ایک شخص حنفی بعض مسائل مین اور شافعی
بعض مین جیسا کہ پہچانا گیا ہے مسائل تقلید مین اور اس عبارت تسیح پر مہر ہین علما

مکی اور مدنی کی اونمین سی شیخ عبد اللہ بن سراج ہین کہ جو سردار ہین مکی کی مدرسون کے اور
مولوی سید عبد اللہ کہ وہ مفتی ہین مکی کی اور مولوی سید عثمان کہ وہ مدرس ہین
مکی کی اور شیخ مصطفی جو حنفی اماموں کی رئیس ہین اور شیخ عبد القادر کہ وہ مدرس ہین
ابراہیم باشا کی اور شیخ محمد عابد سندہی کہ وہ مدینی کی بڑی مدرس ہین اور مولوی
صالح کہ وہ مدینہ کی مدرس ہین اور محمد ابو السعادات کہ وہ مسجد نبوی کی امام ہین
اور مولوی سید محمد اور مولوی محی الدین اور مولوی عبد اللہ اور مولوی سید علی
اور سوای انکی بہت سے عالموں کے اسپر مہرین ہین اور کہا ہی صاحب تفسیر احمدی نے
تفسیر احمدی مین جو استاد ہین عالمگیر بادشاہ کی اذا التزم مذہبا یجب علیہ
ان یدوم علی مذہب التزمہ ولا ینتقل الی مذہب آخر انتہی یعنی جب
لازم کیا التزام مذہب کا پس واجب ہے اوسپر یہہ کہ مداومت کری اوس مذہب پر کہ
التزام کیا ہی اوسکا اور نہ انتقال کری طرف دوسرے مذہب کے اور کہا ہی امام
غزالی نے احیاء علوم رکن مذکور مین علی کل مقلد اتباع مقلدہ فی کل
تفصیل یعنی لازم ہی ہر مقلد پر تابعداری کرنی امام اپنی کی ہر تفصیل مین پہر
آگی کہا ہی اذ مخالفۃ للمقلد متفق علی کونہ منکرا بین المحصلین
وھو عاص بالمخالفۃ اسواسطی کہ مخالفت کرنی امام کی مقلد پر ہی حرام

اتفاق کیا ہی اسپر مصلین نے اور وہ گناہ گار ہی ساتھہ مخالفت کرنی کے

اور کہا ہی صاحب قنیہ نے قنیہ مین لیس للعامی ان یتحول من مذھب الی

مذھب الحق انتہی یعنی نہین ہی جایز واسطی عامی کی انتقال کرنا مذہب سے

طرف مذہب دوسری کی اور عارف حقانی شیخ عبد الحق محدث حنفی نی کہا ہی کتاب

صراط المستقیم مین مقدمہ دیباچہ مین خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ علماء متاخرین نے

تعیین مذہب اور اتباع مذہب واحد کو واجب سے گنا ہی مراد متاخرین سی علمای بعد

سنہ دو مائتین ہجرت نبویہ کی ہین چنانچہ کہا ہی شیخ ولی اللہ دہلوی نے کتاب

انصاف فی حل الاختلاف مین اعلم ان الناس کانوا فی مائۃ الاولی

والثانیۃ غیر مجمعین علی التقلید بمذھب واحد بعینہ وبعد

المائتین ظہر فیھم التمذھب للمجتہدین باعیانہم وقل من لا یعتمد

علی مذھب مجتہد بعینہ وکان ھذا ھو الواجب فی ذلک الزمان یعنی جان تو

تحقیق تہی علماء سنہ سو اول اور ثانی مین غیر جمع ہونی والی تقلید مذہب معین

پر پہر بعد اوسکی ظاہر ہوا اونہون مین مذہب پکڑنا مجتہدین کا ساتھہ معین کرنی

اونکی کی اور قلیل تہی نہ اعتماد کرنی والے مذہب مجتہد بعینہ پر اور تہا یہی واجب اس

زمانہ مین یعنی بعد سنہ دو سی ہجرۃ نبویہ کی علماء نی التزام کیا پکڑنی مذہب معین کسی ساتھہ

طریق وجوب کے پس اس تقریر سی رد ہوا قول اوس شخص کا جو کہتا ہی ابیات ؎

اور عقد الجید ہی برخلق تقلید * بسان سیف قاطع ہی ز تشدید * ہین برگشتہ
ز راہِ اہل سنت * بتاتی ہین جو واجب اخذ ملت * نہین رکہتی علوم حق سی
کچہہ مس * سچاری اجہل مطلق ہین از بس * ولیکن ہین گی جو بی بہرۂ دین *
جو یہ امتی ہین سو کیتی ہین بہ آئین * کبہی کہدیتی ہین تقلید واجب یون کہتی ہین
کبہی یہہ بد مناسب نہین اتنا سمجہتی ہین یہہ نہ دیق * کہ ہی تعمیل حق واجب
بہ تحقیق * اور اسی طرح ہزارہا علما نی (نعوذ باللہ من ذلک) نقل کیا ہی اس مسئلہ تقلید کو تصنیفات
پی نتہار ہین اور اکتفا کیا ہی ہمنی اسی پر پس یہی دلیل کافی اور برہان وافی ہے
واسطی عمل کرنی کی اب سننا چاہی ای بہائی مسلمانون ساہتہ گوش اور ہوش کے
جب ثابت ہوئی تقلید معین ساہتہ اجماع اہل سنت اور جماعت کے پس ثابت ہوا باطل
ہونا تلفیق اور انتقال مذہب کا ساہتہ اس طرح کی کہ پوچہتی ہین ہم مجوز تلفیق و انتقال سے
آیا مسایل دین کی میان ائمہ اربعہ کی اختلافی ہین یا اجماعی پس اگر ہین اجماعی تو اتباع
اونکا واجب ہے بالاجماع اور اسمین نہین ثابت ہوتا ہی انتقال المذہب الی کہ انتقال
ثابت ہوتا ہی امر متغائر مین اور یہان تو ضد ہی تغائر کی پس اگر انتقال کریگا طرف
غیر ائمہ اربعہ کی تو وہ باطل ہے بالاجماع اور ہوگا وہ منتقل مصداق اس آیۃ شریف کا

ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا

یعنی جو پیروی کری سوای رستی مومنون کی تو پہیرینگی اوسکو اوس طرف جدہر پہیرا ہی اور داخل کرین گی اوسکو ہم جہنم مین اور بری ہی جگہہ پہرجانیکی اور مصداق ہو کا اس حدیث شریف کے اتبعوا السواد الاعظم فان من شذ شذ فی النار یعنی تابعداری کرو تم جماعت کثیر کی پس تحقیق جو شخص ہوا علیحدہ علیحدہ کیا جائیگا اگ مین اور اگر وہ مسائل دین کی ہین اختلافی یعنی ایک مذہب مین حلال اور دوسری مین حرام یا برعکس تو مقلد بعد اختیار کرنی کسی مذہب کے دو امر سی خالی نہین ہے یا تو جایز رکہی کا دونون کو وقت واحد مین یا نہین اگر جائز رکہی کا دونون کو وقت واحد مین تو لازم آویکا اجتماع نقیضین کا اور یہہ محال اور باطل ہی باجماع عقلاء انام کے ان النقیضین لا یجتمعان پس اگر نہین جایز رکہی گا دونون کو وقت واحد مین تو پہر بہی خالی نہین ہی دو امر سی یا تو دَوْر کریگا اس طرح پرکہ انتقال کریگا حلت سی طرف حرمت کی اور حرمت سے طرف حلت کے یا نہین انتقال کریگا بلکہ بالاستمرار رہی گا مذہب واحد پر پس اگر انتقال کریگا حلت سے طرف حرمت کے اور حرمت سے طرف حلت کے مثلا تو یہہ منع ہی باتفاق علماء اہل سنت وجماعت کے ساتہہ دلیل قول اللہ سبحانہ جل شانہ کی الذین

كفروا يحلونه عاما ويحرمونه عاما انتهى يعنى وہ لوگ جو كافر ہوئى ہين حلال
جانتى ہين اوسكو ايكسال مين اور حرام جانتى ہين اوسكو ايكسال مين پس يہہ آيت صريح
ہى اوس شخص كے مذمت مين جو كبہى اعتقاد كرى حلت كا ايك چيز مين اور كبہى اعتقاد
حرمت كا اوسى چيز مين پہر وہ اگر نہين انتقال كريكا ايك مذہب سے طرف دوسرے كى بلكہ تا عمر
رہيكا مذہب ايك پر تو يہى تقليد معين ہى پس ثابت ہوا مدعى ہمارا ساتہہ ابطال مدعى خصم كے
عقلا اور نقلا پہر ہم كہتى ہين تقليد تين قسم پر ہى قسم اول تقليد تعيين اور يہہ جائز ہى باجماع
علماء اہل سنت وجماعت كى جس طرح بيان اوپر گذرا ہى اور قسم ثانى تقليد مخالف ائمہ
اربعہ كى اور يہہ باطل اور منع ہى ساتہہ اجماع علماء فقہا اور اصوليون كى جس طرح
مرقوم ہوا ہى اول مين اور قسم ثالث تقليد غير معين اور يہہ مشتبہہ ہى درميان دونون
امرون كى يعنى جواز اور ناجواز مين پس ان تين قسمون سى قسم اول درست صحيح اور مفيد ہى
واسطى عمل كرنى كى اور قسم ثانى اور ثالث غير صحيح ہى ساتہہ دليل حديث شريف كے
جو روايت كى گئى ہى عبد الله بن عباس سے كہ فرمايا رسول خدا صلى الله عليه وسلم نى الامور

ثلثة امر بين رشده فاتبعه وامر بين غيه فاجتنبه وامر مختلف فيه
فكله الى الله رواه احمد انتهى يعنى امر تين ہين ايك تو ايسا امر ہى كہ ظاہر ہو بہلائى اور
ہدايت اوسكى پس تابعدارى كر تو اوسكى اور دوسرا ايسا ہى كہ ظاہر ہو برائى اور گمراہى

اوسکی پس بچ تو اوسی اور تیسرا امر ایسا ہی کہ مشتبہ ہی پہلای اور رائی مین یعنی مختلف فیہ ہی درمیان علماء کی پس تو سونپ او سکو طرف اللہ کے پس تقلید قسم اول کی داخل ہی امر رشد مین اور قسم ثانی سے داخل ہی امر غی مین اور قسم ثالث داخل ہے قسم ثالث مین پس جب تقلید معین ہوی امر رشد مین تو واجب ہوا عمل کرنا تقلید تعیین اور واجب ہوا ترک کرنا تقلید مخالف ائمہ اور غیر معین کا اور ساتھہ دلیل حدیث شریف دوسرے کی جو روایت کی گئی ہی نعمان بن بشیر سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی الحلال

بین والحرام بین وبینہما امور مشتبہات لا یعلمہن کثیر من الناس

ومن اتقی الشبہات فقد استبرأ لدینہ وعرضہ ومن وقع فی الشبہات

وقع فی الحرام والحدیث متفق علیہ یعنی حلال ظاہر ہی اور حرام ظاہر ہی اور درمیان حلال اور حرام کی امور مشتبہہ ہین نہین جانتی او نکو بہت لوگ پس جو کوئی بچا شبہات سی پس بلا شبہہ بچا لیا اوسنی دین اپنا اور ابروی اپنے اور جو گرا شبہات مین گرا حرام مین آخر تک بخاری او مسلم مین ہے بیان اسکا یہہ ہے کہ قسم اول تقلید کی اون تین قسمون مین سی حلال ظاہر ہی اصلی کہ وہ جائز ہی بالاجماع اور قسم دوسرے حرام ظاہر ہی اصلی کہ وہ غیر جائز ہی بالاجماع اور قسم تیسری مشتبہہ ہی درمیان اول دونوں کی جسم کہ اوسکا واقع ہوگا حرام مین

پس ترک اسکا واجب ہوا اس حدیث شریف سی اور ساتھہ حدیث حسن بن علی بن
ابی طالب کے قال حفظت من رسول الله صلی الله علیه وسلم دع ما
یریبك الی ما لا یریبك رواه ابن حبان فی صحیحه والحاکم والنسائی
والترمذی وقال الترمذی هذا حدیث حسن ذکره فی فتح المبین
شرح الاربعین یعنی کہا حضرت حسن رض نی کہ یاد کیا مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ چہوڑ اوس چیز کو کہ شک مین ڈالی تجکو اور رجوع کر طرف اوس چیز کی
کہ نہ شک مین ڈالی تجکو یعنی متیقن ہو روایت کیا اسکو ابن حبان نی بیچ صحیح اپنے
کی اور حاکم اور نسای اور ترمذی نی بہی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن ہے
ذکر کیا اوسکو فتح المبین شرح الاربعین مین بیان اسکا یہہ ہے کہ قسم اول تقلید
متیقن ہی ساتھہ حلت کے اس لئے کہ وہ جایز ہی بالاجماع اور قسم دوسرے
متیقن ہی ساتھہ حرمت کے اس لئی کہ وہ غیر جائز ہی بالاجماع اور قسم تیسرے
متشکک ہے جیسا کہ اوپر گذرا ہی پس ترک اسکا واجب ہوا اس حدیث سے اور حقیقت
مین یہہ حدیثین نفس ہین اس آیہ کریمہ کی الا ان الظن لا یغنی من الحق شیئا
یعنی آگاہ ہو تحقیق گمان اور شبہہ نہین لی بر وا کر سکتا ہی حق سی یعنی یقین سے
کچہہ پس اس آیت سی بہی ثابت ہوا جو کچہہ ثابت ہوا پہلی حدیثون سی اس لئے کہ

تقلید تعیین متیقن ہی اور تقلید غیر معین متشکک ہے پس تقلید غیر معین نہ لی پر و اگر سکے
کی تقلید معین سے کچھہ اور اسی معنی مین ہی قول اللہ تعالے جلشانہ کا فاتبعوا احسن
ما انزل الیکم من ربکم یعنی پیروی کرو تم اوس حبیز کی کہ اوتاری گئی ہی طرف
تمہاری رب تمہارے سی پس ثابت ہہ کہ جو متیقن اور راجح اور مجمع علیہ ہے احسن ہے
متشکک اور مرجوح اور مختلف سے پس ثابت ہوی تقلید معین ساتھہ کتاب اللہ اور
سنت رسول اللہ اور اجماع اہل سنت اور قیاس کے علی سبیل الوجوب اور ثابت ہوے
ترک تقلید غیر معین کے جب ثابت ہوئی تقلید معین ساتھہ چارون دلیل شریعت کے
ساتھہ ابطال تقلید غیر معین کی پس وہو اقول اوس شخص کا جو کہتا ہی ابیات
یہی ثابت ہی ان سب سے یہ برہان * کہ ہی تقلید مذہب بدع و طغیان ٭ بین رشتہ
زرارہ اہل سنت ٭ بتاتی ہین جو واجب اخذ ملت ٭ ہین یکی لی براہین و دلایل ٭ نہین
رکہتی تمیز حق و باطل ٭ نہین رکھتی علوم حق سی کچھہ مس ٭ بچاری اجہل مطلق ہین از
بس ٭ نہین اتنا سمجھتی ہین یہہ نہ دیق ٭ کہ ہی تعمیل حق واجب بتحقیق ٭ اللھم انا
نعوذ بک من ہذہ الکلمات الفحشاء فی حق المسلمین المومنین
الحمد للہ جاء الحق و زھق الباطل زھوقا بیت خوشا باش بلبل
بیا در بہار ٭ بخندید گل دور شد خس و خار ٭ اللھم ثبت اقدامنا علی حقیقۃ

شریعه رسول الله وملة حنیفة الحنیفاء وانصرنا علی القوم المتعصبین

الظالمین **فصل** در تعزیر منتقل مذہب نقل کیا ہی صاحب حموی نی شرح اشباہ

نظائر مین کتاب تعزیر مین وفی الفتح قالوا ان منتقل من مذهب الی مذهب

اجتہاد وبرہان اثم لیستوجب التعزیر انتہی یعنی کتاب فتح مین ہی کہ کہا ہی فقہا نی انتقال

کرنیوالا ایک مذہب سی طرف دوسری مذہب کے گناہ گار لایق تعزیر کی ہی اور کہا

ہی فتاوی عالمگیری مین باب تعزیر مین حنفی ارتحل الی مذهب الشافعی رحمهما

الله یعزر کذا فی جواهر الاخلاطی انتہی یعنی جو حنفی المذہب انتقال کری

طرف مذہب شافعی کے تعزیر دیا جاوی اسی طرح ہی جواہر اخلاطی مین اور

لکھا ہی شرح در مختار مین بیچ قول المنتقل الی مذہب الشافعی یعزر کی فان

العلماء حاشاهم الله تعالی ان یریدوا الازدراء بمذهب الشافعی وغیره

بل یطلقون تلک العبارات للمنع من الانتقال خوفا من التلاعب

بمذهب المجتهدین ویدل علی ذلک ما فی القنیة ناقلا من بعض

کتب المذهب لیس للعامی ان یتحول من مذهب الی مذهب یستوی

فیه الشافعی والحنفی انتہی یعنی تحقیق علماء پاک رکھی اونکو الله تعالی

جل شانه وعم نواله ہجو کرنے مذہب شافعی وغیرہ سی بلکہ لکھتے ہین یہہ عبارت تعزیر

کی واسطی منع کرنیکی انتقال سی واسطی خوف کرنی کی لعب اور لہو سی ساتہہ مذہب مجتہدین کی اور دلالت کرتی ہی تعزیر پر عبارت قنیہ کی جو منقول ہی بعض کتب مذہب سے کہ نہین جائز ہی واسطی عامی کے انتقال کرنا مذہب سے طرف دوسری کی برابر ہین اسمین شافعی اور حنفی یعنی حنفی حنفی مذہب پر ہی اور شافعی شافعی پر سوال اگر کوی کہی کہ شیخ عبد القادر جیلانی رح حنفی مذہب سے انتقال کیا طرف شافعی کی اور شافعی سی طرف حنبل کی پہر اگر انتقال سے تعزیر ہو تو کب بیاکری جواب کہتی ہین ہم پہہ اول تو صحیح السند ہی نہین ہی اگر بالفرض و التسلیم یون نہین ہی تو کہتی ہین ہم مطلب تعزیر سے یہہ مراد ہی کہ مذہب اول اور ثانی کو خلط ملط کری اور مذہب ایک پر استقرار نہ پکڑی یہ اعتراض فی الواقع ہمپر نہین بلکہ تمپر ہی اسلئی کہ تم تو حنفی اور مالکی اور شافعی اور حنبلی کو بہت برا سمجہتی ہو اور آپ محمدی کہلاتی ہو اسی طرح اور فرقی توحیدی اور محمدی کہلاتی ہین پس مابہ الامتیاز درمیان تمہاری اور غیر فرقون مین کچہہ بہی نہین اور اہل سنت اور جماعت نے غیر فرقون سی جدا ہونی کی لئی ان چار مذہبون کو اختیار کیا ہی تا کہ عوام الناس واقع نہون ضلالت اور گمراہی مین اور سبحان اللہ کیا خوب دعوی ہی آپکا کہ تقلید کرنی مذہب کے بدعت اور گمراہی ہی اور دلیل لاتی ہو کہ پیر جیلانی شافعی مذہب سے حنبلی مذہب ہوی

اب اسی دلیل تمہاری سے یعنی ثابت ہوا تقلید مذہب کے اس لئی کہ پیر جیلانی حنبلی
مقلد تو ہین تمہاری قول سی پس دعوی دلیل تمہاری یعنی دعوی تمہارا جو کہتی ہو ایسا ثابت
یہی ثابت ہے اون سے بے برہان + کہ ہی تقلید مذہب بدع وطغیان ہی یہہ سب
مجتہد ہر سب مبان + انکی باتین ہین بدعت وطغیان + نہین اتنا سمجھتی ہین یہہ
زندیق + کہ ہی تعمیل حق واجب بہ تحقیق + الحمد للہ ثابت ہوا مدعی ہمارا ساتہہ
ابطال مدعی خصم کی اب کافی ہی واسطی ہماری یہہ حدیث شریف من قال موحدا
یا کافر فہو اولی بہ

## باب ثانی امام اعظم رح کی فضیلتون مین

بطریق اختصار کی لکھا ہی شامی وغیرہ مین تحقیق

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوی تہی سنہ اسی مین بعد ہجرۃ النبویہ کے اور عمر
آپکی ستر برس کی تہی اور انتقال کیا ہی اپنے اس دار الفنا سی طرف دار البقا کی
سنہ ۱۵۰ ڈیڑہ سو ہجری مین اور پیدا ہوی تہی امام مالک رح سنہ ۹۰ نوی مین اور
عمر اپکے نواسی ۸۹ برس کی تہی اور فوت ہوی ہین سنہ ایکسو اوناسی مین اور پیدا ہوی
ہین امام شافعی رح سنہ ۱۵۰ ڈیڑہ سو مین اور عمر آپکے چون ۵۴ برس کے تہی اور رحلت
کی ہی آپنے سنہ ۲۰۴ مین اور امام احمد حنبل رح پیدا ہوی ہین سنہ ۱۶۴ ایکسو چونسٹہ
مین اور عمر آپکے ستتر برس کے تہی اور فوت ہوی سنہ ۲۴۱ دوسی اکتالیس مین

اور لکھا ہی در مختار مین تحقیق امام اعظم رح نی سنا ہی حدیث کو سات صحابہ
سی اور ملاقات کی ہی بیس صحابہ سی اور نقل کیا ہی ملا علی قاری رح نی شرح موطا
امام محمد رحمۃ اللہ مین اور خوارزمی نی مسند مین کہ اجماع ہے علما کا تابعیۃ ابی حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ پر اور کہا ہی شیخ الاسلام عینی رح نی شرح صحیح بخاری مین کہ
دیکھنا امام حنیفہ رح کا صحابی کو اور روایت کرنی اوس صحابی سی دونون ثابت
ہین بالضرور اور نہ مانا جاوی قول اسکی منکر کا اور حال عبادت امام صاحب رح
کا در مختار مین لکھا ہی کہ تحقیق امام صاحب نی پڑہی ہی نماز فجر کی ساتھ وضو
عشا کی چالیس برس اور پچپن حج کئی ہین اور خواب مین آپ کو سو دفع دیدار
الٰہی ہوا ہی اور لکھا ہی شامی مین کہ اس مسئلہ کو ذکر کیا ہی حافظ نجم غیطی
نی کہ تحقیق امام رضی اللہ عنہ نی کہا کہ دیکھا مینی اللہ تعالی کو خواب مین ننانوین
بار پہر کہا مینی اپنی نفس مین اگر اب دیکھون کا خدا تعالی کو تو سوال
کرونگا اللہ تعالی سی یہ کہ کون سے چیز سی نجات پاوین کی بندی تیری قیامت
مین عذاب تیری سی کہا امام صاحب نی پہر دیکھا مینی خدا تعالی کو اور سوال
کیا مینی یا رب بلند ہی عزت تیری اور پاک ہین نام تیری اور مقدس ہے ذات
تیری کون سی چیز سی نجات پاوین کی بندی تیری قیامت مین عذاب تیری سی

پهر فرمایا الله تعالی نے که جو کوئی صبح اور شام پڑهے اس دعا کو تو وه بخشا جاویگا

اور وه دعا یه هے من قال بعد الغداة والعشاء سبحان الواحد الاحد

سبحان الفرد الصمد سبحان رافع السماء بغیر عمد سبحان من

بسط الارض علی ماء جمد سبحان من خلق الخلق فاحصاهم عدد

سبحان من قسم الرزق ولم ینس احد سبحان الذی لم یتخذ صاحبة

ولا ولد سبحان الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد نجا

من عذاب اور کها هے امام شافعی رحمة الله علیه نے ان الناس کلهم

عیال لحنیفة فی الفقه یعنی جمیع آدمی اہل اور عیال هین ابی

حنیفه کی فقه مین اور اسی قول کو ذکر کیا هے سیرت شامی اور ابن حجر مکی اور

شیخ عبد الحق دهلوی اور مجدد الف ثانی وغیرهم نے اور لکها هے روضة

مین که امام شافعی رح نے پڑهی نماز فجر کی نزدیک قبر امام اعظم رح کی ترک کیا جهر

بسمله کو اور نه پڑها قنوت کو واسطے ادب کی اور کها هے امام شافعی رح

نے اگر حاجت پڑتی هے کوئی مجهکو تو مین جاتا هون قبر ابی حنیفه پر اور پڑهتا

هون مین دو رکعت نفل پهر مانگتا هون بیچ دعا خدا تعالی سے پس جلد

بر آتی هے حاجت میرے اور کها هے امام احمد بن حنبل رح نے که تحقیق ابو حنیفه صاحب

تہی علم اور تقوی اور زہد مین ایسی کہ نہین پونہچا ہی اونکو کوی اور کہا ہی
ابن مبارک محدث فقیہ نی تحقیق نہین کوی شخص لایق امام ہونی کی بڑہ کر
ابی حنیفہ رح سی اسواسطی کہ یہہ تہی بڑی عالم اور متقی اور پرہیزگار اور فقیہ
اور دانا اور زاہد اور عابد اور لکہا ہی ردمحتار مین ان ابا حنیفة النعمان
من اعظم معجزات المصطفی بعد القران اشتہار مذہبہ بل عامة
بلاد الاسلام بل فی کثیر الا قالیم والبلاد لا یعرف الا مذہبہ
کبلاد الروم والهند والسند وما وراء النهر وسمرقند والملوک
السلجوقیون وبعدهم وخوارزمیون کلهم حنفیون انتہی تحقیق
ابو حنیفہ اعظم معجزات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین بعد قران کی مشہور ہے
مذہب اوسکا تمام ملک اسلام بلکہ بہت ولایتون مین اور شہرون مین نہین
معروف ہی کوئی سوای مذہب ابی حنیفہ کی مثلا روم اور ہند اور سند اور
ما وراء النہر اور سمرقند مین اور بادشاہ سلجوقی اور خوارزمی کل حنفی ہین اور
کہا ملا علی قاری نی رسالہ جواب فقال مین ان اتباع ابی حنیفة
قدیما وحدیثا فی الازدیاد فی جمیع البلاد سیما فی بلاد الروم
وما وراء النهر وولایة الهند والسند واکثر اهل خراسان

وعراق مع وجود کثیرین فی بلاد العرب بالاتفاق واظن

انهم یکونون ثلثی المسلمین بل اکثر عند المهندسین بالاتفاق

انتهی یعنی تحقیق اتباع ابی حنیفه کی بهت زیادتی پر ہی تمام شہرون مین

خصوصا شہرون روم اور ماوراء النهر اور ولایت ہند اور سنده اور

اکثر اہل خراسان اور عراق مین باوجود موجود ہونی بہتون کی شہرون

عرب کے مین بالاتفاق اور گمان کرتا ہون مین که بلاشبه حنفی ہونگی دو تہائے

تمام مسلمانون کی بلکه اکثر نزدیک مہندسین کے بالاتفاق اور کہاہی ابن حجر

مکی که صحیح ہے یہه حدیث ترفع زینة الدنیا سنة خمسین ومائة یعنی دنیا کے زینت اوٹہائی

جاویگی ڈیڑہ سو برس مین اسی واسطے لائق شان ابی حنیفه پر اور کہاہی شمس الدین ائمه کردری نی تحقیق یہه حدیث محمول ہے

ابی حنیفه پر اسلئے که فوت ہوی ہین سنه ڈیڑہ سو مین اور لکہاہی شامی

مین که روایت کی ہی مسلم نے ابی ہریره سی لو کان الایمان عند الثریا

لذهب به رجل من ابناء فارس حتی یتناوله یعنی اگر ہوتا ایمان

نزدیک ثریا کی البته جاتا اوسکو ایک رجل ابناء فارسی یہان تک لاتا اوسکو

اور روایت کی ہی شیخین نے ابی ہریره سی قال رسول الله صلی الله علیه

والذی نفسی بیده لو کان الدین معلقا بالثریا لتناوله رجل من

من ابناء فارس یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے مجکو خدا تعالی
کی کہ جان میری قبضہ میں ہے اگر ہوتا دین معلق ساتھ ثریا کی البتہ
لاتا اوسکو ایک شخص ابناء فارس سے اور نہیں ہے مراد فارس سے بلاد معروف
بلکہ ایک قبیلہ ہے عجم سے اور تحقیق تھے دادا ابی حنیفہ کے قبیلہ فارس سے
اتفاق ہے اکثروں کا اسپر اور کہا ہے حافظ سیوطی نے یہہ حدیث جو روایت
کی شیخین نے صحیح ہے واسطے اشارہ کی طرف ابی حنیفہ کی اور شرح المنیہ میں
منقول ہے علامہ شامی سے جو شاگرد ہیں حافظ سیوطی کے تحقیق جو حدیث
مروی ہے شیخین سے شان ابی حنیفہ میں ہے نہیں شک اسمیں تمام ہوا
مطلب و مختار کا لیس یہ جب سند دن شریعت کی بخوبی رد اور مردود ہوا قول
اوس شخص کا جو کہتا ہے **ابیات** بوحنیفہ کی فضل میں یعنی * وضع کرتے ہیں
بات یہ یعنی * نسبت افضل البشر مہمات * کرتے ہیں آہ اپنی موضوعات * بوحنیفہ
کی وصف مدحتیں * نہ لکھیں بے سند خرافاتیں * ہیں یہہ سب مجتہد پرست میاں
انکی باتیں ہیں بدعت و طغیان * یہہ ہی مثل روافض سفاک * مدح و ذم میں ہوئے
تمام ہلاک * سمجھو اہل نواصب جہال * ہوگئی ہیں یہہ مستحق ضلال * نعوذ باللہ من
ذلک امام صاحب کے تعریف کرنی خرافاتیں ہیں اور گمراہی اور ضلالت ہے اور کہا جا

انصاف سے اس طاغی لامذہب باغی نے کیا کیا جھوٹ اور بہتان لکھا ہے اور
میں نے تو اس رسالہ میں تھوڑا سا حال کذب و سلکی کا لکھا ہے اور امام رحمۃ اللہ علیہ
کی تعریف میں مسافران کرام یہہ شعر کہتے ہیں ~ حسبی من الخیرات ما
اعددتہ * یوم القیامۃ فی رضا الرحمان * دین النبی محمد خیر الوری * ثم اعتقادی
مذہب النعمان * اور لکھا ہے درمختار شرح درمختار میں اور اسی طرح ہزار ہا کتب
میں امام اعظم رحمہ کی بہت بہت مناقب لکھی ہیں اگر کسی کو رغبت ہو تو
مطالعہ کرے کتاب خیرات الحسان فی ترجمۃ حنیفۃ النعمان جو تصنیف ہے
علامہ ابن حجر مکی کی اور کتاب تبیض الصحیفہ فی مناقب ابی حنیفہ جو تصنیف
ہے علامہ سیوطی کی اور کتاب تنویر صحیفہ فی مناقب ابی حنیفہ جو تصنیف
ہے علامہ یوسف بن عبد الہادی حنبلی کے اور کتاب انتصار لامام ائمۃ
الامصار جو تصنیف ہے سبط ابن جوزی کی اور کتاب عقود الجمان فی مناقب
النعمان جو تصنیف ہے محمد بن یوسف شامی شافعی کے اور قلائد العقیان فی
مناقب ابی حنیفۃ النعمان وغیرہا کا پس اب چشم انصاف اور غور سے دیکھنا
چاہیے کہ ثابت ہوئی تابعیت ابی حنیفہ رحمہ کی تو ظاہر ہوئی فوقیت ابی حنیفہ رحمہ
کی آئمہ ثلاثہ پر ساتھ دلیل قولہ علیہ السلام کی خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم

چنانچہ کہاہی ملا علی قاری نی شرح فقہ اکبرمین والحاصل ان التابعین افضل

الامۃ بعد الصحابۃ لقولہ علیہ السلام خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم

ثم الذین یلونہم فنعتقد ان الامام الاعظم والہمام الاقدم ابا حنیفۃ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل الائمۃ المجتہدین واکمل الفقہاء فی علوم الدین

ثم الامام المالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فانہ من اتباع التابعین ثم الامام

الشافعی رح لکونہ تلمیذ الامام المالک بل تلمیذ امام محمد ثم الامام احمد

بن حنبل رح فانہ کالتلمیذ للشافعی رحمہم اللہ علیہم اجمعین آمین یا ارحم الراحمین

**خاتمہ** والسلام علی من اتبع الہدیٰ بعد سلام برہ روشن ضمیر النا مخفی و محتجب

نرہی کہ اس ہیچمدان نی طالبعلمی کے دنونمین اس رسالہ کو تالیف کیاہی تہہ اختصار

کی بسبب عدم فرصت اور کم میسر ہونی کتابون کی لیکن بوجود اختصار کی مقصدسے مثل

خطو لا کی بیان تقلیدمین واسطی اولی الابصار کی اور مینی ترجمہ مین لفظ لفظ

کا لحاظ نہین کیاہی کوی اسپر اعتراض نکری بلکہ مطلب لکہاہی اور زبان

اردو مین کہاگیاہی واسطی سمجہنی عوام الناس سکے **تنبیہ** اور جاننا چاہیے

لفظ عامی کا جو مسطور ہواہی اول مین مقابل ہے مجتہد کی اب سن لے

چاہیین شرطین اجتہاد کی کہ ہو عالم حاوی کتاب اللہ پر ساتہہ معانی اوسکے

کی لغۃ اور شرعا اور حاوی ہو اوسکی اقساموں پر مثل خاص اور عام
اور مشترک اور ماول کی اور مثل ظاہر اور نص اور مفسر اور محکم کے
مثل عبارت النص اور اشارت النص اور دلالت النص اور اقتضاء النص کے
اور مثل خفی اور مشکل اور مجمل اور متشابہ کی اور مثل حقیقت اور مجازاً اور تصریح
اور کنایہ کی اور مثل معرفت موضع اور معانی اور ترتیب اور احکام کے اور اسی طرح
یہہ اسی اقسام ہوتی ہین اور مثل ناسخ اور منسوخ کے اور حاوی ہو علم حدیث پر مع اقسام اوسکے
کی مثل حسن اور صحیح اور مرسل اور معروف اور مقطوع اور منقطع اور مدرج اور مشہور
اور غریب اور معنعن اور مفصل اور شاذ اور منکر اور معلل اور مدلس اور مضطرب
اور مقلوب اور موضوع اور مثل ناسخ اور منسوخ کی اور حاوی ہو معرفت اجماع اور
جمیع مواقع اجماعوں پر اور اقوال صحابہ اور مجتہدین پر اور اختلافات اور مروج اور
غیر مروج پر اور جرح اور قدح پر اور تمام وجوہ قیاس پر اور اسیطرح بہت شرائط جو ہین
مذکور علم اصول ہین اور حال قیاس کا یہہ ہے چنانچہ تصریح کی ہے علمائے جیسا کہ نقل کیا ہے صاحب
بحر الرائق نے رسالہ زینیہ مین وباب القیاس مسدود فی زماننا انما للعلماء النقل
من اہل مذہبہم من کتب المعتمدہ کما صرح بہ و دروازہ قیاس کا بند ہی زمانہ
ہمارے مین پس واسطے علماء کے نقل ہی اپنی اپنی مذہب سے جیسا کہ تصریح کیا علماء نے اسی مسئلہ کو

اور کہا صاحب مختار نے مجتہد مطلق کم ہی زمانہ ہمارے مین پھر اگر تمام شرائط کسی مین پای جاوین

تو وہ مجتہد ہے اور نہین پاوے تو تقلید کرے کسی مجتہد کی اور باقی سب مسلمانون پہ تقلید ضرور

اور لابد ہی اللهم لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت

الوهاب هذا الخاتمة قد قصدته وتممته ما اردته ونسئل الله العافية فى الدنيا والاخرة وان يختم

لنا بالحسنى ويبلغنا المقام الاسنى ويحفظنا من هذا المحل الادنى ويرزقنا المكان الاعلى فانه

الناصر والمولى والحمد لله اولا واخرا والصلوة على نبيه محمد ظاهرا وباطنا وعلى آله واصحابه

وائمة المجتهدين وعلى الامام الاعظم الهمام الاقدم ابى حنيفة رضى الله عنه افضل الائمة المجتهدين

واكمل الفقهاء فى الدين وعلى تابعيهم اجمعين امين يا رب العالمين اللهم اغفر وارحم لمولفه

ولوالديه ولكاتبه ولقاريه وسامعه ولمحبيه يا ارحم الراحمين

تمت

اللهم ارنا الحق حقا والباطل باطلا منصف با بصیرت پر واضح ہو کہ فقیر نے ہر دو رسالہ تقریر الحق و حق البیان کہ رد تقریر الحق ہے دیکھے واضح ہوا کہ مؤلف تقریر الحق نے تحریف اور کذب کو اختیار کیا اور مدعی ضلالت جم غفیر کا ہو کر کلمات لا یعنی شان محققان اہل سنت الجماعت میں کہے و زوال ایمان اپنے سے تہ ڈرا اور نہ کوئی عبارت کتب معتبرہ سنی و اسطے تصدیق اپنی دعوی کی نقل کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بغیر تحقیق کے جو دل میں آیا وہ لکھدیا اور دراصل یہ امر ہے اور عبارات منقولہ مولف حق البیان منقولہ اور مقبولہ عند اہل سنت وجماعت ہیں اور مندرج ہیں کتب معتبرہ میں اور دراصل نزدیک فقیر کے محقق صراط مستقیم تقلید معین ہے کہ مورد اتبعوا السواد الاعظم الحدیث کا ہے اور منکر اسکا ہوا اس سے الگ ہوا اور سخوف کہ اہی کا ہے ہکذا علمنی ربی والہمنی حقی فقط

رسالہ حق البیان فی ازالۃ البہتان مولفہ مولوی محمد ابراہیم صاحب فی الواقع صحیح اور درست ہے اور روایات مندرجہ رسالہ مذکورہ کتب معتبرہ میں موجود ہیں اور بیشک تقلید شخصی ائمہ اربعہ کی لازم اور ضروری ہے

اور منکر اسکا منحرف صراط مستقیم سے ہے التقلید واجب علی کل مسلم و مسلمۃ لامام واحد والزامہ ایضا وعلیہ اجماع السلف والخلف کما صرح بہ المتون والشروح لا حاجۃ الی تفصیلہ ولو نقل الحنفی الی مذہب غیرہ کالشافعی وغیر ذلک یعزر کما فی فتاوی برہنہ ولم یقبل شہادتہ ولو کان عالما کذا قال الفاضل الاجل مولوی شمس الدین محمد الخراسانی الشہیر بقہستانی جامع الرموز کما فی اخر الجواہر

رایت ہذہ الرسالۃ من مقامات متعددۃ فوجدتہا حصنا حصینا لرد المخالفین کما لا یخفی علی الماہرین

رسالہ حق البیان را دیدم مضمونش نزد من صحیح است کہ از تقلید سلف گریز نیست ولا مذہبان از تقلید سلف استنکاف نمودہ بتقلید خلف مبتلا شدند و رسالہ منظومہ مردود غیر منتظم مولفہ محمد اکبر شاعر بحکم والشعراء یتبعہم الغاوون الم تر انہم فی کل واد یہیمون وانہم یقولون ما لا یفعلون مملو از اکاذیب و افترا است کہ او و اعوانش اغوا و فریب مردم بی علم ارادہ کردہ این قافیہ بندی کردہ اند خود مقابلہ کتاب و سنت در پردہ عمل بالحدیث کردہ زند بقیہ خود را بہ سر مقلدان کتاب و سنت بستند و بہتان نسازند و بنور اللہ شوستری قدم بر قدم سپردہ اند اگرچہ ابوحنیفہ بوضع و تصنیف علم کلام مکائد توابع عبد اللہ بن سبا را کہ در تمام امت شیوع یافتہ بودند از بیخ و بن برکندہ مبغوض ایشان شدہ بود و ذریۂ ابن سبا لسبب ابوحنیفہ و اہل عناد دادہ بہرگونہ افترا بندی بر ایشان کردہ بودند حالا سندہ شدہ طریقہ ایشان در اہل سنت ہم جاری شدہ چونکہ سبب ہم عند اتفاق ائمہ اربعہ در اصول کلام طاقت دم زدن در اصول نیافتند در فکر ہدم فروع حنیفہ افتادند تا چون در فروع اعتقاد غلطی ابوحنیفہ بہم رسد طمانیت در باب عقائد ہم برخیزد کہ در ان ہم ابوحنیفہ از کتاب و سنت تخلیط اصول عقائد کردہ باشد ہیہات و خلل نیافتند و کو فروع حنیفہ ہم ماخوذ از کتاب و سنت باشند اما بحکم حبک للشیء یعمی ویصم قاطبہ در توہین و تغلیط فروع حنفیہ افتادند و از مقابلہ کتاب و سنت نہ اندیشیدند نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا خدای تعالی ایشان را از مکائد نفس امارہ رہانیدہ براہ راست سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم گرداند آمین فقط واللہ اعلم بالصواب کتبہ

رایت ہذہ الرسالۃ المسماۃ بحق البیان فی ازالۃ البہتان فوجدت ما فیہا مطابقا لما فی الکتب المعتبرۃ المتداولۃ وموافقا لما علیہا اہل السنۃ والجماعۃ واللہ اعلم حررہ